سوال

(222) تحریم وطلاق کی قسم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تحریم وطلاق کی قسم کھالینے کا کیا حکم ہے؟ اوراس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کی یہ عادت بن چکی ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی حلال چیز کو حرام قراردینے کے لئے قسم کھانا جائز نہیں ہے خواہ یہ کہے کہ ''بالحرام ام لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''علی الحرام ام لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''لاافعل کذا'' کیونکہ ارشادباری تعالی ہے :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ [١](#) ... سورة التحريم

''اے نبی!جوچیزاللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو؟''

اوراپنی بیویوں سے ظہارکرنے والوں کی بابت اللہ تعالی نے فرمایا :

وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ ٱلْقَوْلِ وَزُورًا [٢](#) ... سورة المجادلة

''بے شک وہ نامعقول اورجھوٹی بات کہتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے غیراللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے ہوئے فرمایاکہ جس شخص نے غیراللہ کی قسم کھائی تحقیق اس نے شرک کیا، بلاشک وشبہ انسان کا یہ کہنا کہ

''بالحرام لافعلن کذا'' بھی غیراللہ کی قسم کھانے ہی کی ایک صورت ہے!

اس یہ قسم کھانا کہ علی الطلاق لافعلن کذا یا یہ کہنا کہ ''ان فعلت کذا فانت طالق'' (اگرتونے ایسا کیا توتجھے طلاق) مکروہ ہے کیونکہ یہ طلاق تک پہنچادینے کا سبب بن سکتا ہے اورکسی شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا حلال چیزوں میں سے اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ نہ پسندیدہ ہے اوراگرکوئی یوں کہے ''بالطلاق لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''لاافعل کذا'' تویہ ایک امر منکرہے کیونکہ غیراللہ کی قسم جائز نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص343

محدث فتویٰ